باب ششم

خلاصہ بحث اور نتائج

(i) علم بشریات کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انسان نے جب سے تمدنی اور اجتماعی زندگی کا آغاز کیا ہے، اس وقت سے لے کر آج تک انسانی معاشروں کی تشکیل میں دوسرے عوامل، جغرافیائی اور گردوپیش کے حالات کے ساتھ ساتھ مذہب کا بنیادی کردار رہا ہے۔ اس کا ثبوت مذہبی نوشتوں اور علم آثار قدیمہ سے یکساں طور پر ملتا ہے۔ دجلہ وفرات کی وادیوں، ہڑپہ اور موہنجوداڑوں، اسٹریلیا اور الجزائر کے وحشی قبائل اور مصر کے قدیم ترین آثار کی جدید تحقیقات سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچتی ہے کہ عمرانیات بشری کی بنیاد مذہب اور ایک اللہ کے تصور پر رکھا گیا ہے۔ (1) ور یہ کہ تمام تر انسانی معاشرے یعنی شکار گیر معاشرہ، گلہ بان معاشرہ، ماہی گیر معاشرہ، زرعی معاشرہ اور صنعتی معاشرہ کے اجزائے ترکیبی میں مذہب اور تصور اللہ ایک بنیادی عنصر رہا ہے۔ صنعتی معاشرہ کے سیاسی اور معاشی اصولوں کی ترکیب میں اگرچہ مذہب کا کردار کم ہے تاہم اس کو سماجی اور معاشرتی زندگی کا ایک اہم جز سمجھا جاتا ہے۔

(ii) مذاہب عالم میں اسلام عالمگیراور آفاقی مذہب ہے۔ اس کی تعلیمات فرد اور معاشرے کی پوری زندگی پر حاوی ہیں اور انسان کو ہر معاملے اور مسئلے میں اس سے رہنمائی مل جاتی ہے، جبکہ دوسرے مذاہب زمان ومکان اور انسان کی نجی زندگی تک محدود ہوتے ہیں، فرد ومعاشرے کو مخصوص عبادات اور چند اخلاقی اقدار کا پابند بناتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نسلی لسانی، علاقائی اور جغرافیائی تصورات سے بالاتر ایک ایسے معاشرے کا قیام جس کے اجزائے ترکیبی میں بنیادی اور نمایاں عنصر مذہب ہو، اسلام کی بناء پر عمل میں لا یا گیا، جس کو ''اسلامی معاشرہ'' کا نام دیا جاتا ہے۔ تاریخ بشری میں اس قسم کے معاشرے کا سراغ کہیں بھی نہیں ملتا جس کا قیام نسلی، لسانی اور جغرفیائی تصورات سے بالاتر ہو کر صرف اور صرف مذہب کی بنیاد پر ہو۔ یہ درست ہے کہ مذہب ان تمام معاشروں کا ایک لازمی جز رہا ہے تاہم اس کے اجزائے ترکیبی میں مذہب کے ساتھ ساتھ دوسرے تصورات، مثلاً قومی، قبائلی اور خاندانی ونسلی تصورات وغیرہ بھی اہمیت کے حامل رہے ہیں، جبکہ اسلامی معاشرے میں نسبی اور خاندانی رشتوں سے بالاتر اسلامی بھائی چارے کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے جس کی مثال مدینہ میں نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے قائم کردہ معاشرے سے دی جاسکتی ہے جس کی بنیاد صرف اور صرف اسلام پر رکھی گئی تھی۔ مذہب اسلام کی معاشرتی انضمام اور جمعیت

---

(1) آزاد، ابوالکلام، مولانا، ترجمان القرآن، ص ۱۶۵ تا ۱۶۹!

بشری کے مابین بھائی چارے اور ہم آہنگی پیدا کرنے کیلئے مطالعہ اسلام کی ضرورت کے بارے میں منٹگمری واٹ لکھتے ہیں:

> ''اسلام کی دوسری اوصاف کے ساتھ ساتھ یہ امتیازی خصوصیت ہے کہ مختلف لوگوں اور قوموں نے اسلام قبول کیا ہے اور ان کے درمیان بھائی چارے اور ہم آہنگی کا مضبوط احساس پایا جاتا ہے۔ اسلام کی اس خوبی کا کسی بھی دوسرے مذہب یا سماجی نظام سے موزنہ نہیں کیا جا سکتا ہے، البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ انیسویں صدی میں عیسائیت کی فرغ اور پھیل جانے میں کسی حد تک یہ خوبی پائی جاتی ہے جو کہ اسلام کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ اسی ایک دنیا میں جبکہ بنی نوع انسان جسمانی طور پر ایک دوسرے کے قریب آچکے ہیں، لیکن اس میں بھائی چارے اور ہم آہنگی کا سخت فقدان پایا جاتا ہے۔ مطالعہ اسلام سے شائد دنیا کے معاشروں کے انضمام اور اس کے طریقہ کار پر کچھ روشنی ڈالا جا سکے اور شائد اس سے یہ راہنمائی بھی مل سکے کہ انسان کس طرح شعوری پر، اس طریقہ کار میں اپنا کردار ادا کرسکتا ہے''۔(1)

اسلام کے وہ بنیادی اصول جو بشری معاشروں کے انضمام اور معاشرتی شیرازہ بندی کیلئے وضع کئے گئے ہیں، جن پر اسلامی معاشرہ کی عمارت استوار کی جاتی ہے، حسب ذیل ہیں:

پہلا اصول۔ دینی وحدت:۔

اسلام سے قبل اور عصر جدید میں بھی نوع بشر فکری اور مذہبی اختلافات اور کشمکش کا شکار رہا ہے۔ اسلام نے تمام بنی آدم کو ایک دین اور شریعت پر عمل پیرا ہونے کی تعلیم دی ہے۔ اسلام سے قبل مختلف انبیاء علیہم السلام مختلف قوموں کی طرف مبعوث ہوتے تھے۔ نبی ﷺ کی بعثت، اس کا پیغام ہدایت کسی خاص قوم کیلئے نہیں بلکہ تمام انسانیت کیلئے تھا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا(2)

اے نبی کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں سارے انسانوں کیلئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

---

(1) Watt, M.W. Islam and The Integration of Society. P. 1.

(2) القرآن، ۷:۱۵۸

ایک اور جگہ آیا ہے کہ ہم نے تجھے تمام نوع انسانی کیلئے بھیجا ہے۔ (۱) نبی کریم ﷺ بھی اس سلسلے میں ارشاد فرما ہیں کہ مجھے چھ باتوں کی وجہ دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ مجھ سے پہلے نبی صرف اپنی قوم کیلئے بھیجے گئے لیکن میں تمام لوگوں کی ہدایت کیلئے بھیجا گیا ہوں۔ (2)انسانی تفرقہ، قومی اور لسانی امتیاز کے خاتمے اور نوع بشر کی معاشرتی شیرازہ بندی کیلئے قرآن مجید نے تمام انبیاء کرام پر ایمان لانا لازمی قرار دیا ہے۔ (3)اور وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں۔ ان کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ لوگ کافر ہیں اور اللہ نے ان کیلئے ذلیل وخوار کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (4)

دوسرا اصول۔نسلی وحدت:۔

اسلام نے تمام نسل انسانی کی وحدت کا پیغام دیا ہے۔قرآن نے بتایا ہے کہ اللہ تعالی نے تمام انسانوں کی پیدائش ایک جان سے کی ہے پھر اس سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور اس سے مردوں اور عورتوں ایک بڑی تعداد دنیا میں پھیلا دی۔ (5) یہ بھی ارشاد ہے کہ ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ پھر مختلف قومیں اور خاندان بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کی شناخت کرسکو۔ (6)ایک اور مقام پر ارشاد الٰہی ہے کہ ابتداء میں انسانوں کی ایک امت تھی پھر الگ الگ ہو گئے۔ (7)

تیسرا اصول۔عبادت الٰہیہ میں وحدت کا پیغام:۔

اسلام نے عبادت الٰہیہ میں وحدت نسل انسانی کا درس دیا ہے۔ نماز، روزہ، زکوۃ اور حج عالمگیر انسانی مساوات، عملی وحدت اور اجتماعیت کے مظہر ہیں۔ یہی عبادات اسلامی معاشرہ کی بنیاد اور اساس ہیں۔

چوتھا اصول۔قانونی وحدت:۔

اسلام قانونی وحدت اور مساوات کا داعی ہے۔ جرم و سزا میں کسی کیساتھ رعایت نہیں۔ قرآن مجید میں مومنین کو انصاف پر قائم رہنے اور اللہ تعالٰی کو حاضر وناضر جان کر سچی گواہی دینے کی تاکید کی گئی ہے، خواہ اس میں

---

(1) القرآن، ۳۴: ۲۸

(2) صحیح المسلم، ج ۱، باب الغنمیۃ، ص ۵۶

(3) القرآن، ۲: ۲۸۵۔

(4) ایضاً، ۴: ۱۵۰، ۱۵۱

(5) ایضاً، ۴: ۱

(6) ایضاً، ۴۹: ۱۳

(7) ایضاً، ۱۰: ۱۹

ذات، والدین یا دوسرے قریبی رشتہ دوروں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ کیوں نہ ہو۔ (1) ایک اور جگہ عدل کو تقویٰ کی جان قرار دے کر دوست ودشمن سے یکساں طور پر عدل کرنیکی تلقین کی گئی ہے۔ (2) یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو (3) امام عادل کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن، جبکہ خدا کے سائے کے سوا کوئی دوسرا سایہ نہیں ہوگا سات شخصیتوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں لے گا جن میں ایک امام عادل ہوگا۔ (4)

پانچواں اصول۔ سیاسی وحدت:۔

اسلامی تعلیم کے مطابق اقتدار میں تمام لوگ شریک ہوتے ہیں، رئیس مملکت کا انتخاب عوام ہی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا (5)

بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اس کے اہل کے سپرد کرو۔

اس آیت میں کوئی مخصوص طبقہ نہیں جس کو انتخاب کا حق دیا گیا ہے بلکہ سلطنت کے جملہ افراد کو حکم دیا گیا ہے۔ پھر منتخب صاحب امر کیلیئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ عوام کے مشورہ کے مطابق کام کریں۔ ارشاد الٰہی ہے:

وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ (6)

اور ان کی حکومت باہمی مشورہ سے ہے۔

فکر وعمل کے اعتبار سے اسلام کے ہیئت ترکیبی میں دو عناصر، توحید اور عدل زیادہ نمایاں ہیں، جو اسلامی معاشرہ کی تشکیل میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ عقیدہ توحید معاشرہ کی تشکیل کیلیئے فکری ومعاشرتی وحدت اور افراد کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی اساس ہے۔ ایک اللہ کی بنیاد پر قائم اسلامی معاشرہ درحقیقت نسلی، لسانی اور جغرفیائی تصورات سے بالاتر ایک توحیدی معاشرہ ہوتا ہے جس کو ''جسد واحد'' سے تشبیہ دی گئی ہے۔ (7) دوسرا عنصر عدل ہے جس کا ظہور عدل اجتماعی، انسانی مساوات، معاشی اور معاشرتی عدل وانصاف کی صورت میں ہوتا

---

(1) القرآن، ۴: ۱۳۵

(2) ایضاً، ۵: ۸

(3) ایضاً، ۴: ۸۵۔

(4) صحیح البخاری، کتاب المحاربین، باب فضل من ترک الفواحش، ص ۶۲۵

(5) القرآن، ۴: ۵۸

(6) القرآن، ۴۲: ۳۸۔

(7) صحیح البخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبھائم، ص ۲۵۹

ہے۔ اسی طرح اسلامی معاشرہ اخوت اسلامی (1) اور انسانی عدل وانصاف (2) کی بنیادوں پر قائم ہے، نوع بشر کو ''اعیال اللہ'' سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جبکہ حسن معاشرت، اعتدال اور میانہ روی، صداقت وامانت واری، ایثار وقربانی اسلامی معاشرہ کے نمایاں پہلو ہیں۔

(iii) مذاہب عالم میں ہندومت قدیم ترین مذہب ہے، جبکہ ہندومعاشرہ میں موہنجوداڑوں کے قدیم ترین دراوڑی تہذیب کے اثرات تک پائے جاتے ہیں۔ قدیم ترین مذہب ہونے اور مخصوص نظریات وافکار کی بناء پر ہندومت میں وحدت اور ہم آہنگی کی بجائے کثرت وتنوع پایا جاتا ہے، جس کی فکری مثال بیک وقت لاتعداد معبودوں کی پرستش کا تصور اور عملی مثال طبقاتی تقسیم ہے۔ اسی طرح ہندومت کسی ایک خاص طرز فکر یا طرز زندگی کا نام نہیں بلکہ یہ قدیم دراوڑی آریائی اور یونانی افکار اور راہ وروش کا نام ہے۔ طبقاتی تقسیم کی بناء پر موکش یا نجات کی ایک اور متعین راہ نہیں بلکہ برہمن کیلئے ویدوں کی تعلیم وتعلم، کھشتریوں کیلئے میدان جنگ میں جان دینے سے سورگ ملتا ہے۔ البتہ ان تمام تر کثرت وتنوع کے باوجود تکوینی نظریہ ''وجودیت'' کو ہندومت کی اساس قرار دیا جا سکتا ہے جس پر ''نظریہ کرم'' اور'' عقیدہ تناسخ '' کی عمارت استوار کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہندومت اپنے مخصوص نظریات اور طرز فکر کی بناء پر ایک غیر مشنری، نجی زندگی تک محدود اور جغرافیائی مذہب ہے، جس کے ماٗخذ ہند کے آریائی اور غیرآریائی اقوام ہیں۔ چونکہ ہندومت نجی زندگی اور ہندوؤں کی چار ذاتوں میں منقسم مخصوص معاشرتی زندگی محدود ہے اس لئے ہندومت ہندو معاشرے کے ایک جز ہونے کے باوجود معاشرتی اساس نہیں ہے۔

چونکہ ہندومت کی تعلیمات سے نجی زندگی کیلئے راہنمائی تو مل سکتی ہے لیکن فرد ومعاشرے کے تمام تر زندگی پر حاوی نہیں ہے اس لئے ہندومت کسی بھی معاشرے کی اساس نہیں بن سکتی۔ لہٰذا ہندومعاشرے کی بنیاد مذہبی تعلیمات پر کم اور سماجی رسوم پر زیادہ ہے، جبکہ بسا اوقات سماجی اور معاشرتی رسوم کو مذہبی تقدس دیا جاتا ہے۔ جس کی مثال ہندوؤں کی طبقاتی تقسیم ہے، جس کا رواج دنیا کے تمام متمدن اقوام میں پایا جاتا تھا، لیکن ہندوؤں میں اس کو مذہبی تقدس دے کر ہندو معاشرے کو ہمیشہ کیلئے ذات پات کی زنجیروں میں جکڑ دیا گیا۔ ذات پات تقسیم کار کے اعتبار سے ایک معاشرتی رواج تھا، ہندومت میں اس کو نسلی اور پیدائشی برتری اور کمتری کا معیار بنایا گیا۔ اس لئے ہندومعاشرہ میں وحدت اور یگانگت کا فقدان پایا جاتا ہے۔ ایک طرز عمل معاشرے کے ایک طبقے کیلئے ذریعہ نجات جبکہ دوسرے طبقے کیلئے جرم

---

(1) القرآن، ۴۹:۱۰

(2) ایضاً، ۵:۸

اور قابل سزا تصور کیا جاتا ہے، مثلاً ویدوں کی تعلیم وتعلم برہمنوں کیلئے باعث نجات جبکہ شودروں کیلئے ایک ناقابل معافی جرم تصور کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہندومعاشرہ میں انسانی مساوات کی بجائے نسلی تفاخر اور پیدائشی برتری وکمتری کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے جس کے مطابق ہندوؤں کے علاوہ تمام نوع بشر کو ''چنڈال'' کہہ کر ان سے کسی قسم کے سماجی اور معاشرتی روابط نہیں رکھے جا سکتے۔ ہندومعاشرہ میں رسوم ورواج کے اعتبار سے بھی کافی تنوع اور اختلاف پایا جا یا ہے۔مخصوص مذہبی رسوم کے ساتھ ساتھ علاقائی اور خاندانی رسوم پر عمل پیرا ہونے کی اجازت مذہب اور سماج دونوں کی طرف سے دی جاتی ہے۔ اس لئے ہندو معاشرہ میں عقائد وافکار اور عبادات سے لے کر سماجی ومعاشرتی رسوم اور نجی واجتماعی زندگی میں وحدت اور ہم آہنگی کا فقدان پایا جاتا ہے۔مختصر یہ کہ ہندومعاشرہ متنوع افکار، اورمختلف سماجی و معاشرتی رسوم کا حامل ہے۔

(iv) اسلامی تعلیمات نے عقیدہ وفکر کے اعتبار سے ہندی ذہن کو زیادہ متاثر کیا ہے جس کے نتیجے میں اسلام کے سادہ عقائد یہاں کے لوگوں میں سرایت کر گئے ہیں، جن کا اظہار دوطرح سے ہوا ہے۔ ایک یہ کہ اسلامی عقائد اور نظام معاشرت سے متاثر ہو کر بہت سے افراد نے اسلام قبول کیااور یوں وہ اسلامی معاشرہ کے افراد بن گئے ہیں۔ اسلامی عقائد وتعلیمات کا دوسرا ظہور ان لوگوں کی صورت میں ہوا ہے جو ہندومت پر کاربند رہنے کے باوجود اسلامی تعلیمات سے متاثر ہیں، ان کے فکرعمل سے اسلامی تعلیمات کا اظہار ہوتا ہے، جن میں بھگت کبیر اور گورونانک خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(v) جن لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے وہ اپنے اسلامی طرز فکر اور عمل کی وجہ سے ہندو معاشرے سے مختلف ہیں، جس کو برصغیر ہندو پاک کا مسلم معاشرہ کہا جا سکتا ہے۔جن کے عبادات نماز روزہ اور حج وغیرہ کے طور طریقے تو اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔لیکن سماجی اور معاشرتی رسوم پر ہندوانہ اثرات ابھی تک باقی ہیں۔ سماجی رسوم یعنی پیدائش، شادی اور موت کی رسومات میں اسلامی اور ہندوانہ رواج کی امیزش نظر آتی ہے، جبکہ تہواروں اور قبروں پر جو عرس منعقد کئے جاتے ہیں ان کا اسلامی تعلیمات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، یہ تمام تر ہندوسماج سے ماخوذ ہیں۔

(vi) مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی معاشرہ اجزائے کے لحاظ سے عدل وتوحید پر مبنی ہے اور مذہب اسلام اس کا بنیادی عنصر ہے۔ اس کے تمام افراد اخوت اور بھائی چارے کے رشتے میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ اسلامی معاشرہ عالمگیر اصولوں کا حامل اور جغرافیائی تصورات سے بالا تر انسانی مساوات کا علمبردار ہے۔ اس کے برعکس ہندو معاشرہ کی تشکیل میں بنیادی عنصر مذہب کی بجائے دوسرے عوامل، جغرافیائی حالات اورنسلی وخاندانی تصورات، اہم کردار رکھتے ہیں۔ اس لئے ہندو معاشرہ

ایک مذہبی نہیں بلکہ ایک لادینی معاشرہ ہے۔

(vii) برصغیر پاک وہند کا مسلم معاشرہ اسلامی اور ہندو تہذیب وتمدن اور فکر وعمل سے مرکب ہے۔ اس کے اجزائے ترکیبی میں فکری اور عقیدے کے لحاظ سے اسلامی فکر زیادہ واضح ہے۔ بنیادی عقائد، مثلاً توحید، رسالت اور آخرت اور عبادات، مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ خالص اسلامی معاشرے کی بنیاد اورنمایاں عناصر ہیں۔ دوسری طرف سماجی اور معاشرتی زندگی میں اسلام کے سادہ اصول اور راہ وروش سے انحراف نظر آتا ہے اور بہت سے طور طریقے اور رسوم ورواج ہندو معاشرے سے لئے گئے ہیں۔ معاشرتی رسوم میں پیدائش سے لیکر موت رسوم ورواج، کھانے پینے، لباس اور رہن سہن کے طریقوں میں ہندوانہ طرزِعمل زیادہ نمایاں ہے۔فکری لحاظ سے تکوینی نظریات میں نظریہ وجودیت کی بنیاد ہندی فلسفہ پر استوار کی گئی ہے۔تصوف کے بعض وظائف مثلاً حبس دم، اور چلہ معکوس وغیرہ بھی ہندو جوگیوں سے ماخوذ ہیں۔ اس کے علاوہ مزاروں اور قبروں پر میلوں، تہواروں اور عرس وغیرہ کا انعقاد خالص ہندوانہ طرزِعمل ہے، جس کا رواج برصغیر پاک ہند کے مسلم معاشرے میں پایا جاتا ہے۔

(viii) برصغیر پاک وہند کے مسلم معاشرے میں سماجی اور معاشرتی رسوم ایک اہم عنصر ہے، جن کے دو بنیادی اسباب زیادہ قابل ذکر ہیں۔ ایک یہ کہ یہاں کی مقامی آبادی اسلام کے اصولوں اور سادہ عقائد متاثر ضرور ہوئی جس کے نتیجے میں ایک کثیر تعداد نے اسلام قبول کیا، تاہم ہندو معاشرے کے ساتھ سماجی اور معاشرتی روابط کی بناء پر آبائی رسوم کی تقلید جاری رکھی گئی۔ دوسرا سبب یہ کہ برصغیر پاک وہند کے مسلم معاشرے کی تعلیم تربیت میں عقائد اور عبادات پر توجہ دی گئی تھی، اور اب بھی عقائد وعبادات ہی تعلیم وتربیت کے محور ومرکز سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن سماجی اور معاشرتی رسوم ورواج کے بارے میں اسلامی تعلیمات سے آگاہی پر کم توجہ دی جاتی ہے، جس کی وجہ سے عقائد وعبادات میں تو فرق وامتیاز قائم رکھا گیا ہے لیکن سماجی اور معاشرتی زندگی میں ہندوانہ رسوم ورواج پائے جاتے ہیں۔

لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ عقائد وعبادات کے ساتھ ساتھ معاشرتی اور سماجی رسوم ورواج کے بارے میں آگاہی کو تعلیم وتربیت کا لازمی بنا دیا جائے تاکہ برصغیر پاک وہند کا مسلم معاشرہ صحیح معنوں میں اسلام کے معاشرتی اصولوں پر استوار ہوسکے۔ جس میں عبادات اور عقائد کے ساتھ ساتھ اسلام کے سادہ معاشرتی اور سماجی رسوم ورواج پر عمل کیا جاسکے۔

مراجع ومصادر

(اردو مصادر)

۱۔ ابن جوزی، جمال الدین ابولفرج، حیات فاروق اعظم، ترجمہ وتعلیق، علامہ شاہ حسن عطاء، نفیس اکیڈمی کراچی، ۱۹۸۳ء۔

۲۔ ابن خلدون عبدالرحمن، (المغربی)، مقدمہ، مترجم مولانا سعد حسن خان یوسفی، نور محمد خان کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ کراچی، سن اشاعت نامعلوم۔

۳۔ ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، مترجم علامہ وحیدالزمان، اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور، ۱۹۹۰ء۔

۴۔ ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، سنن ابی داؤد، اردو ترجمہ علامہ وحید الزمان، ضیاء احسان پبلیشرز نعمانی کتب خانہ لاہور، ۱۹۹۷ء

۵۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ: طبع اول: زیر اہتمام دانش گاہ پنجاب، لاہور، ۱۹۸۷ء۔

۶۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الادب المفرد، اردو ترجمہ مولانا محمد خالد، دارالاشاعت اردو بازار کراچی، ۱۹۹۷۔

۷۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، اردو ترجمہ مولانا سید عبدالدائم الجلالی، المکتبۃ العربیۃ، الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور، ۱۹۹۵ء۔

۸۔ امام مالک، مالک بن انس بن ابی عامر، موطا امام مالک، اردو ترجمہ علامہ وحید الزمان، اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور، ۱۴۰۲ھ۔

۹۔ امیر حمزہ، (مولانا)، ہندوؤں کا ہمدرد، دارالاندلس مرکز القادسیہ لاہور، ۱۹۹۹ء۔

۱۰۔ آزاد، ابوالکلام، احمد (مولانا)، ترجمان القرآن، شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلیشرز لاہور، سن اشاعت نامعلوم۔

۱۱۔ بلیاوی، عبدالحفیظ، (مولانا) مصباح اللغات، مقبول اکیڈمی سرکلر روڈ انارکلی چوک لاہور، ۱۹۵۰ء۔

۱۲۔ تارا چند، (ڈاکٹر) تمدن ہند پر اسلامی اثرات: طبع دوم: مترجم مسعود احمد، مجلس ترقی ادب لاہور، ۲۰۰۲ء۔

۱۳۔ ترپاٹھی، رماشنکر، تاریخ قدیم ہندوستان، مترجم سید یحیٰی حسن نقوی: اشاعت سوم: بک سٹی پوائنٹ کتاب مارکیٹ لاہور، ۲۰۰۵ء۔

۱۴۔ ترمذی، عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی، مترجم مولانا بدیع الزمان، نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ۱۹۹۰ء۔

۱۵۔ تھانوی، اشرف علی، (مولانا) احکام اسلام عقل کی نظر میں، دارالاشاعت کراچی، ۱۹۷۷ء۔

۱۶۔ جاوید، قاضی، (پروفیسر)، برصغیر میں مسلم فکر کا ارتقاء، نگارشات پبلیشرز لاہور، ۱۹۸۶ء۔

۱۷۔ جلال پوری، علی عباس، رسوم اقوام، تخلیقات پبلیشرز، علی پلازہ مزنگ روڈ لاہور، ۲۰۰۵ء

۱۸۔ جلال پوری، علی عباس، روایات تمدن قدیم: اشاعت سوم: تخلیقات پبلیشرز، علی پلازہ مزنگ روڈ لاہور، ۲۰۰۲ء

۱۹۔ جلال پوری، علی عباس، کائنات اور انسان، تخلیقات پبلیشرز، علی پلازہ مزنگ روڈ لاہور، ۲۰۰۴ء۔

۲۰۔ جھفارام، جی۔ بی۔، معاشیات ہند، تخلیقات، مترجم مولوی رشید احمد، دارالطبع جامعہ عثمانیہ، حیدر آباد، دکن، ۱۹۴۰ء۔

۲۱۔ چانکیہ، کوٹلیہ، ارتھ شاستر، مترجم سلیم اختر، نگارشات پبلیشرز، مزنگ روڈ لاہور، ۲۰۰۴ء۔

۲۲۔ چیمہ، غلام رسول، چوہدری، (پروفیسر) اسلام کا عمرانی نظام، علم وعرفان پبلیشرز لاہور، ۲۰۰۴ء۔

۲۳۔ حسن، عبدالغفار، مسلم خاتون: حقوق، فرائض، اوصاف، رباط العلوم الاسلامیہ کراچی، ۱۹۹۳ء۔

۲۴۔ داس گپتا، ایس۔ این۔ ہسٹری آف انڈین فلاسفی، مترجم رائے شیو موہن لعل، دارالطبع جامعہ عثمانیہ حیدر آباد، دکن، ۱۹۴۵ء۔

۲۵۔ ڈیورانٹ، ول، تاریخ، تہذیب، تمدن، فلسفہ ہندوستان، مترجم طیب رشید، تخلیقات پبلیشرز، علی پلازہ لاہور، ۲۰۰۰ء۔

۲۶۔ راگوزن، زیڈ۔ اے۔، (میڈم)، ویدک ہند، مترجم مولوی احمد انصاری، دارالطبع جامعہ عثمانیہ حیدر آباد، دکن، ۱۹۲۳ء۔

۲۷۔ رائے، بی۔ بی، (پروفیسر)، سمپر دائے، سچیت کتاب گھر اشرف مینشن، چوک گنگا کوئینز روڈ لاہور، ۱۹۹۸ء۔

۲۸۔ رائے، لالہ لاچپت، آریہ سماج کی تاریخ: طبع اول: پرنٹ لائن پبلیشرز لاہور، ۲۰۰۰ء۔

۲۹۔ رشید احمد، مذاہب عالم، زمرد پبلی کیشن لاہور، ۲۰۰۲ء۔

۳۰۔ روشن لعل، رائے، (ایم۔ اے)، بھگوت گیتا: تشریح وضاحت، نظر ثانی: یاسر جواد، فکشن ہاؤس مزنگ روڈ لاہور، ۱۹۹۶ء۔

۳۱۔ سپینگلر، اسوالڈ، زوال مغرب، مترجم منظور حسن ملک، مقتدرہ قومی زبان پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۹۸ء۔

۳۲۔ سرسوتی، دیانند، (سوامی)، ستیارتھ پرکاش، مترجم رحمت حسین، انندر پریس میرٹھ ۱۹۸۹ء۔

۳۳۔ سرسوتی، سوامی دیانند، رگ وید: ایک مطالعہ، مترجم نہال سنگھ، نگارشات مزنگ روڈ لاہور، ۲۰۰۵ء۔

۳۴۔ سعید احمد ایم۔ اے۔ (مولانا) الرق فی الاسلام یعنی اسلام میں غلامی کی حقیقت، ندوۃ المصنفین دہلی، ۱۳۵۷ھ۔

۳۵۔ سید احمد، ابطال غلامی، مطبع مفید عام، آگرہ ۱۸۹۳ء۔

۳۶۔ سید قطب (شہید)، اسلام میں عدل اجتماعی: اشاعت ششم: مترجم ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی، اسلامک پبلی کیشن لاہور، ۱۹۸۲ء۔

۳۷۔ شرما، رام شرن، (ڈاکٹر) قدیم ہندوستان میں شودر، مترجم جمال صدیقی، ادارہ روشنائی، سیجیت گھر، اشرف مینشن لاہور، سن اشاعت نامعلوم۔

۳۸۔ شہاب، رفیع اللہ، (پروفیسر)، اسلامی معاشرہ، سنگ میل پبلی کیشن لاہور، ۱۹۸۸ء۔

۳۹۔ صدیقی، عبدالرحمن، ارمغان جاوید، رحمان مارکیٹ لاہور، ۱۹۹۴ء۔

۴۰۔ طفیل، محمد، نقوش رسول نمبر، ج:۲ حکیم محمد نعیم الدین زبیری: خطبۃ الوداع: ادارہ فروغ اردو لاہور، ۱۹۸۲۔

۴۱۔ عبدالحئی، (ڈاکٹر) احکام میت، ادارۃ القرآن وعلوم الاسلامیہ، کراچی، ۱۹۹۱ء۔

۴۲۔ عبدالرشید، (ڈاکٹر)، ادیان مذاہب کا تقابلی مطالعہ، طاہر سنز کراچی، ۱۹۹۶ء۔

۴۳۔ غازی، حامد الانصاری، (مولانا)، اسلام کا نظام حکومت: اشاعت سوم: مکتبۃ الحسن لاہور، سن اشاعت نامعلوم۔

۴۴۔ غزالی، امام، احیاء علوم الدین، مترجم مولوی محمد حسن صدیقی، مقبول اکیڈمی لاہور، سن اشاعت نامعلوم۔

۴۵۔ غلام رسول ایم۔ اے، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، علمی کتب خانہ اردو بازار لاہور، ۱۹۹۳ء۔

۴۶۔ غلام علی خان، برصغیر میں اسلام اور دیگر مذاہب کی فکری کشمکش: ۱۸۰۰ء تا قیام پاکستان، ایک تحقیقی جائزہ، تحقیقی مقالہ برائے پی۔ ایچ۔ ڈی۔ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب لاہور، ۲۰۰۰ء۔

۴۷۔ فاروقی، عمادالحسن، دنیا کے بڑے مذاہب، مکتبہ تعمیر انسانی، لاہور، سن اشاعت نامعلوم۔

۴۸۔ قادر، سی۔ اے، (ڈاکٹر)، معاشریات، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور، ۱۹۷۴ء۔

۴۹۔ کتاب مقدس یعنی پرانا اور نیا عہد نامہ، بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور، ۱۹۹۱ء۔

۵۰۔ کرامت حسین، مبادیات نفسیات، ایم۔ آر۔ برادرز، اردو بازار لاہور، ۱۹۵۱ء۔

۵۱۔ گنگوہی، محمد حنیف، (مولانا) الصبح النوری، اردو شرح مختصر القدوری، مکتبۃ الاشرافیہ لاہور، سن اشاعت نامعلوم۔

۵۲۔ گوری شنکر ھیرا، چند اوجھا، رائے بھادر مہا مہویادھیائے، قرون وسطیٰ میں ہندوستانی تہذیب، مترجم میر منشی پریم چند، ہندوستانی اکادمی یوپی، آلہ باد، ۱۹۳۱ء۔

۵۳۔ گیلانی، اسعد، (سید)، اسلامی تہذیب واقدار، فیروز سنز لاہور، ۲۰۰۳ء۔

۵۴۔ گیلانی، اسعد، (سید)، اسلامی طرز حیات، فیروز سنز لاہور، ۱۹۸۸ء۔

۵۵۔ لیبان، گستاؤن باؤلی، تمدن ہند، مترجم سید مجتبیٰ علی بلگرامی، مقبول اکیڈمی لاہور، ۱۹۶۲ء۔

۵۶۔ لیبان، گستاؤن باؤلی، (ڈاکٹر)، روح الاجتماع: طبع دوم: مترجم مولانا محمد یونس انصاری، ادارۂ معارف اعظم گڑھ، ۱۹۲۶ء۔

۵۷۔ لینن، وی۔ آئی۔، ریاست اور انقلاب، جدجہد پبلیشرز لاہور، ۲۰۰۳ء۔

۵۸۔ مبارک علی، (ڈاکٹر) تاریخ اور معاشرہ: اشاعت دوم: فکشن ہاؤس مزنگ روڈ لاہور، ۲۰۰۴ء۔

۵۹۔ مصنف نامعلوم، پشتو ترجمہ افضل بنگش، دڈولنے ارتقاء، شاہین برقی پریس پشاور، ۱۹۷۷ء۔

۶۰۔ مطہری، آیات اللہ مرتضیٰ، (استاد) اسلامی تصور کائنات پر ایک تمہید، دفتر ثقافتی نمائندہ اسلامی جمہوریہ ایران، اسلام آباد، سن اشاعت نامعلوم۔

۶۱۔ منو، منو دھرم شاستر، مترجم ارشد رازی، نگارشات پبلیشرز لاہور، ۲۰۰۳ء۔

۶۲۔ مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، (مولانا) اسلامی ریاست: فلسفہ، نظام کار اور اصول حکمرانی، اسلامک پبلیکیشن لاہور، ۱۹۹۲ء۔

۶۳۔ مہا پتر، امولیہ رنجن، فلسفہ مذاہب، مترجم یاسر جواد، فکشن ہاؤس مزنگ روڈ لاہور، ۲۰۰۱ء۔

۶۴۔ میکلیگن، ا۔ ی۔/ ایچ۔ اے روز، پنجاب کے رسم ورواج کا انسائیکلو پیڈیا، مترجم یاسر جواد، بک ہوم لاہور، ۲۰۰۵ء

۶۵۔ نارائن، آر۔ کے۔، مہابھارت، مترجم نعیم احسن، نگارشات مزنگ روڈ لاہور، ۲۰۰۴ء۔

۶۶۔ ندوی، ابوالحسن علی (سید) انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر، مجلس نشریات اسلام، کراچی، سن اشاعت نامعلوم۔

۶۷۔ ندوی، سلیمان، (سید)، سیرۃ النبی ﷺ، دارالاشاعت اردو بازار کراچی، ۱۹۸۵ء۔

۶۸۔ ندوی، سلیمان، (سید)، عرب وہند تعلقات، ہندوستانی اکادمی یوپی، آلہ باد، ۱۹۳۰ء۔

۶۹۔ نعمانی، شبلی، الفاروق: طبع دوم: مالکان کتب خانہ صدیقیہ ملتان، سن اشاعت نامعلوم۔

۷۰۔ نہرو، جواہرلال، تلاش ہند، تخلیقات، علی پلازہ مزنگ روڈ لاہور، ۲۰۰۴ء۔

۷۱۔ والمیکی، رامائن، مترجم، یاسر جواد: طبع سوم: فکشن ہاؤس مزنگ روڈ لاہور، ۲۰۰۵ء۔

۷۲۔ وجدی، محمد فرید، (مصری) المدینۃ والاسلام، مترجم: رشید احمد انصاری، مطبع احمدی علی گڑھ، ۱۹۰۴ء۔

۷۳۔ وحید الدین خان، (مولانا) دین وشریعت، دارالتذکیر اردو بازار لاہور، ۲۰۰۳ء۔

مصادر اللغة العربية

۱. ابراهیم الامینی، نافذه علیٰ قضایا الاسلام، ترجمة کمال السید موسسة انصاریان، الصدر، قم، ایران، ۱۹۹۶ء.

۲. ابن اثیر، عزالدین ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن الکریم، الکامل فی التاریخ، داربیروت للطباعة والنشر، ۱۹۶۵ء.

۳. ابن حنبل، احمد، المسند للامام احمد بن حنبل، شرحهٗ ووضع فهارسهٗ بحمزة احمد اللدین: اطبعة الاولیٰ :دارلحدیث ا؛قاهرة، ۱۹۹۵.

۴. ابن کثیر، عمادالدین ابی الفداء اسماعیل بن عمر، جامع المسانید واسنن الهادی الاقوام السنن، دارالفکر للطباعة والنشروالتوریع، ۱۹۹۴ء.

۵. ابن منظور، ابی الفضل جمال الدین محمد بن مکرم، لسان العرب، داربیروت للطباعة والنشر۱۹۷۴ء.

۶. ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی، سننی نسائی، المکتبة السلفیة لا هور، باکستان.

۷. ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البهیقی، معرفة السنن والاثار عن الامام ابی عبدالله محمد بن ادریس الشافعی، مخرج علی التربیب مختصر ابی ابراهیم اسماعیل بن یحیٰ المزنی :الطبعة الاولیٰ :دارلکتب العلمیة بیروت، لبنان، ۱۹۹۱ء.

۸. احسن ابراهیم حسن، (الدکتور)، تاریخ الاسلام السیاسی، والدین، والاجتماعی: اطبعة السابع:مکتبة النهصة لاصحابها حسن محمد والادهٗ، قاهرة، ۱۹۶۴ء.

۹. الادری، آدم عبدالله، تاریخ الدعوة الی الله بین الامس والیوم، مکتبة وهبة، شارع الجمهوریة، عابدین القاهرة، ۱۹۸۸ء.

۱۰. الباقی، محمد فئواد، المعجم المفهرس لالفاظ القرآن الکریم: الطبعة دوم: انتشارات اسلامی طهران، ایران، ۱۳۷۲ھ

۱۱. البلاذری، ابوالحسن احمد بن یحیٰ، فتوح البلدان، منشورات الارومیة قم ایران، ۱۴۰۴ھ

۱۲. الجوزی، حافظ عبدالرحمٰن بن علی، احکام النساء، دارالکتب العلمیة بیروت، ۱۹۹۲ء.

۱۳. العسقلانی، حافظ بن علی حجر، فتح الباری فی شرح البخاری، المطبعة السلفیة بالروضة، قاهرة، ۱۹۶۴ء.

۱۴. القرآن الکریم

۱۵. القرطبی، ابی عبدالله محمد بن احمد الانصاری، احکام القرآن، انتشارات ناصر خصرو، طهران، ایران، ۱۳۸۴ھ.

۱۶. النسفی، ابی البرکات عبدالله بن احمد بن محمود، المدارك التنزیل وحقائق التاویل، تاج محل کمپنی قصه خوانی بشاور، باکستان، سن اشاعت نامعلوم.

۱۷. امام مسلم، الصحیح المسلم ومع شرحۂ الکامل للنواوی، قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی، ۱۹۵۸ء.

۱۸. اے. جے. ونسنك، (الدکتور)(Dr.A.J.Wensinck) معجم المفهرس لالفاظ حدیث، مکتبة بریل لیدن، ۱۹۴۶ء.

۱۹. جو ستاف لوبون، الدکتور، سر تطور الامم، ترجمة من اللغة الفرنساویه، احمد فتحی زغول پاشا، مکتبة رحمانیة قاهرة، ۱۹۲۱ء.

۲۰. شبلی، احمد، ادیان اهند الکبریٰ :الطبعة الثالثة:قاهرة، ۱۹۹۴ء.

۲۱. شلبی، رؤف، (الدکتور)، الادیان القدیمه فی الشرق، بیروت، ۱۹۹۲ء.

۲۲. شهرستانی، ابوالفتح محمد بن عبدالکریم، کتاب الملل والنحل، تخریج محمد بن فتح الله بدران:اطبعة الثالثة :مکتبة الانجلو المصریة القاهرة، ۱۳۰۲ھ.

۲۳. علاوالدین، علی المتقی بن حسام الدین الهندی البرهان، کنزالعمال فی السنن والاقوال والافعال، موسة الرسالة، بیروت، ۱۹۸۹ء.

۲۴. وجدی، محمد فرید، دائرة المعارف القرآن، دائرة معارف القرآن العشرین، ۱۹۲۳ء.

BIBLIOGRAPHY.

1. Aasi, Ghulam Haider. Muslim Understanding of other Religions, Islamabad: International Institute of Islamic Thought and Islamic Research, 1999.
2. AmirAli, Syed. The Spirit of Islam, Karachi: Pakistan Publishing House, 1984.
3. Apastamba, Apastamba's Grihya Sutra, Translated by Herman Oldenberg and Motilal Banarisdass, Delhi, 1981.
4. Apastamba, Yagna - Parisbhasha, Translated by Herman Oldenberg and Motilal Banarisdass, Delhi, 1981.
5. Askari, Hassan, Society And State In Islam: An Introduction, Lahore: Progressive Books Urdu Bazaar, 1979.
6. Asvalayana and Saunaka, Asvalayana - Grihya Sutra, Translated by Herman Oldenberg and Motilal Banarisdass, Delhi, 1981.
7. Bloomfield, Maurice. Hymes of The Athra Veda, Sacred Books of The East, vol:42; 1897. (www.sacred-text-Hinduism.com)
8. Cal Pham, J. H. An Economic History of Modern Britain, London: Cambridge, 1930.
9. Candler, Alfred D. Industrial Revolution: Arrangement, Bulletin of the American Academy of Arts and Science, Vol: 14, May 1980.
10. Capes, Walter H. Ways of Understanding of Religion, New York: The Macmillan Company, 1972.
11. Childe, V. Gordon, Man Makes Himself, New York: Mentor, 1953.
12. Childe, V. Gordon, What Happened In History, Baltimore: Penguin, 1964.
13. Dubois, Abbee J. A. Hindu Manners, Customs and Ceremonies, Edi:3rd : Translated by Henry k; Beauchamp, London: Oxford University Press, 1924.
14. Durant, Will, The Story of Civilization; Part 1, New York: Simon and Schuster, 1954.

15. Fani, Mohsan, Dabistan-e-Mazahib (School of Religions) Translate by David Shea and Anthony Troyer, Lahore: Triple Stars Printing Press, 1973.

16. Frazer, J. G. Golden Bough, Ptv. 1903.

17. Fritz, Walter, Concept of Society, New Horizon Press, (www.sacred-text-Hinduism.com)

18. Ganguli, Kisari Mohan, The Maha Bharatha, 1896 (www. sacred-text-Hinduism.com)

19. Gibb, H. A. R. and Harold Bowen, Islamic Society and The West, Vol: 1, Par:2, London: Oxford University Press, 1957.

20. Gobhila, Gobhila-Grihya-Sutra, Translated by Herman Oldenburg and Motilal Banarisdass, Delhi, 1981.

21. Griffith, Ralph T. H., Hymes of The Sama Veda, 1895, (www.sacred-text-Hinduism. corn)

22. Griffith, Ralph T. H., The RegVeda, 1986. (www.sacred-text-Hinduism.com)

23. Hameedullah, Muhammad, The Muslim Conduct of State, Lahore: Sh. Muhammad Ashraf Publishers, 1987.

24. Harlan, Jack, The Plant and the Animals that Nourish the man, Scientific American, vol: 235, September, 1976.

25. Harris, Marvin. The Rise of Anthropological Theories, New York: Crowell, 1968.

26. Hasting James, Encyclopedia of Religion and Ethics. Edinburgh: T. & T. Clark, 38 George Street, 1915.

27. Hews, Gordon. The Rubric: Fishing and Fisheries, American Anthropologist, Vol: 50, 1948.

28. Hirvanyakesin, Hirvanyakesin - Grihya Sutra, Translated by Hermann Oldenberg, Delhi: Motilal Banarsidass, 1981.

29. Iqbal, Afzal, The Culture of Islam, Edi:1st , Lahore: Institute of Islamic Culture, 1967.

30. Iqbal, Muhammad. Dr. Reconstruction of Religious Thought in Islam. Edited and Annotated by M. Saeed Shiekh Edi: 4th ; Lahore: Institute of Islamic Culture, 1999.

31. James, E. O. Comparative Religion, London: University Paper Backs, 1961.

32. John, Bowker, The Oxford Dictionary of Religions, New York: Oxford University Press, 1999.

33. Kamat, Jyotsna, The Tradition of Sati in India, 1997, (www.kamat,spotpourri .com)

34. Karmer, Sasuel Noah. The Sumerians, Chicago University: Chicago University Press, 1963.

35. Khadira, Khadira-Grihya-Sutra, Translated by Hermann Oldenberg, Delhi: Motilal Banarsidass, 1981.

36. Kieth, A. B. The Yajur Veda, 1914, (www. sacred-text-Hinduisrn.com)

37. Lehman, Reid, The Sociological Outlook. California: Wordsworth Publishing Company, Belmot, 1979.

38. Lensky, Gerhard, Human Societies, New York: McGraw Hill Company, 1982.

39. Levy, Reuben, The Social Structure of Islam, London: The Syndics of the Cambridge University Press, William Claws and sons Ltd, 1957.

40. MacDonnell, Arthur Anthony. A Vedic Reader, 1917, (www.sacred-text-Hinduism.com)

41. Macionis, John J. Sociology, Edi: 2nd: New Jersey: Prentice Hall Englewood Cliffs, 1989.

42. Macmillan, Collier, Encyclopedia of Religion and Ethics, New York: The Macmillan Company, the Free Press, 1972.

43. Macmillan, Collier, International Encyclopedia of Social Sciences, New York: The Macmillan Company, The Free Press, 1972

44. McNeil, William, The Rise of the West: A History of the Human Community. New York: Mentor Books, 1965.

45. Menard, Wilmond, The Sea Gypsies of China, Natural History, Vol: 64, Jan: 1965.

46. Muller, Max, Part: 2, 1879. (www. sacred-text-Hinduism. com)

47. Muller, Max, The Upnashid, Part: 1, 1879.

48. Munshi, K. M., The History and Culture of Indian Peoples; The Classical Age; Edi: 1st, Bombay: Bharthia Vida Bhavan, 1962.

49. Nash, Manning, The Golden Road to Modernity: Village Life in Contemporary Burma. New York: Wiley, 1965.

50. Paraskara, Paraskara-Grihya-Sutra, Translated by Hermann Oldenburg, Delhi: Motilal Banarsidass, 1981.

51. Patterson, Francine, Conversation with Gorilla, National Geographic, Vol: 158, October 1978.

52. Qarai, Ali Quli, The Meaning of Religion: A Critical Analysis of W. C. Smith's Approach, Tehran: Sazman-e-Tablighat-e- Islami, 1991.

53. Robert P. Gwinn, "The Caste System" Encyclopedia Britannica: Macropaedia.1989.

54. Roberts, Robert, The Social Laws of Quran (Considered and Compared with those of Hebrew and other ancient Codes). London: William and Norgot (Ltd), 1925.

55. Saeeda Iqba, Islamic Rationalism in Subcontinent, Edi: 1st, Lahore: Islamic Book Services, 1984.

56. Sankhayana, Sankhayana-Grihya-Sutra, Translated by Hermann Oldenberg, Delhi: Motilal Banarsidass, 1981.

57. Sarvepalli, Radhakrishnan and Charles A. More, A Source Book in Indian Philosophy. New Jersey: Princeton University Press, 1957.

58. Schopera, Government and Politics in Tribal Societies, London: Watts, 1965.

59. Schopera, The Khoisan Peoples, London: Watts, 1965.

60. Serag, Clarence C. and George A. Lundberg, Sociology, New York, The Macmillan Company, The Free Press, 1958.

61. Shastri, K. A. Nilakanata, A Comprehensive History of India, Vol: 2nd , Bombay: Oriental Languages, 1957.

62. Sherman, Arnold K. and Aliza Koller, The Social Bases of Politics. California: Wordsworth Publishing Company, 1985.

63. Shureef, Jaffer, Qanoon-e-Islam, Translated by D. A. Herklots, Edi: 1st; Lahore: Al-Irshad Press, 1973.

64. Simpson, George Gaylord, The Meaning of Evolution, New Haven, Conn: Yale, 1951.

65. Sunderlal, Pandit, The Gita and Quran. Translated by Syed Asadullah, Hyderabad, India: Institute of Indo-Middle East Studies, 1957.

66. Taga, Abdul Hameed, Sociology and Social Problems. Lahore: Abdul Hameed Taga and sons Publishers, 1999.

67. The Imperial Gazetteer of India, Edi: New; London: Oxford at the Claredon Press, 1990.

68. Thompson, Warren and Davis Lewis, Population Problems, Edi:5th, New York: McGraw Hill Company, 1964.

69. Toyler E. B. The Primitive Culture. New York: The McMillan Company, 1903.

70. Troyer and Shea, Dabistan Mazahib,

71. Vander, James W. Sociology; The Core, New York: The McMillan Company, 1996.

72. Wallerstien, Immanuel, The Modern World System, New York: Academic Press, 1974.

73. Watt, Montgomery W., Islam and The Integration of Society, Edi: 2nd, London: Rutledge Kegan Paul, 1961.

74. Watt, Montgomery W., Muhammad at Madina, London: Oxford at The Clarendon Press, 1956.

75. White Leski, The Symbol: The Origin and Basis of Human Behavior, Philosophy of the Science, Vol: 7th 1940.